کتابتِ مصاحف اور علمِ ضبط (۵)

علاماتِ ضبط کی ابتداء' ان کے متنوع ارتقاء اور ان کے زمانی اور مکانی ممیّزات کا اجمالی جائزہ

——— پروفیسر حافظ احمد یارؒ ———

۴۱۔ تنوین : یہ دراصل حرف متحرک اور نون ساکنہ کا امتزاج ہے جو کسی کلمہ کے آخر پر واقع ہوتا ہے۔ اس میں نون ملفوظی شکل میں موجود مگر مکتوبی شکل میں غائب ہوتا ہے۔ الدانی کے بیان کے مطابق ابو الاسود نے اس کے لئے دو نقطے تجویز کئے تھے جو تنوین رفع کے لئے حرف کے سامنے (پیچھے)' تنوین نصب کے لئے حرف کے اوپر اور تنوین جر کے لئے حرف کے نیچے لگائے جاتے تھے کسی حرف حلقی سے ماقبل یہ نقطے متراکب (:) اور حروف اخفاء سے پہلے متتابع (..) ہوتے تھے۔ [۱۰۱]

☆ الخلیل کے ایجاد کردہ طریقے میں اسے دو دو حرکات سے ظاہر کیا جانے لگا اور اب تک کیا جاتا ہے یعنی (ً ٍ ٌ)۔ البتہ ان حرکات کی ترچھی یا افقی شکل کے رواج کا اثر تنوین کی شکل میں بھی ظاہر ہوتا ہے' مثلاً افقی تنوین یوں ہوتی ہے (ـً، ـٍ، ـٌ) اور خط بہار میں تنوین رفع یوں بھی لکھی جاتی ہے (ـٌ)۔ عرب اور افریقی ممالک میں تنوین کے نون ملفوظی کے اظہار کیلئے متراکب حرکات (ـً، ـٍ، ـٌ یا ـً، ـٍ، ـٌ) استعمال کی جاتی ہیں اور اخفاء کی صورت میں متتابع حرکات (ـً، ـٍ، ـٌ یا ـً، ـٍ، ـٌ) لکھی جاتی ہیں۔ برصغیر اور ترکی و ایران میں عموماً تنوین میں اخفاء یا اظہار کی تمیز نہیں کی جاتی۔ یہ فرق استاد حرف حلقی کے قاعدے کی صورت میں سمجھا دیتا ہے۔ بہرحال یہ ناقص ضبط ہے۔

☆ تنوین کے نون کے اقلاب بمیم کو ظاہر کرنے کے لئے برصغیر اور چین کے مصاحف میں پوری تنوین لکھنے کے بعد اگلی "ب" پر چھوٹی سی "م" لکھنے کا رواج رہا ہے۔ مثلاً امداً

بعیداً۔ ترکی (اور ایران کے بیشتر) مصاحف میں یہ چھوٹی "م" لکھنے کا مطلقاً رواج نہیں ہے۔ معلوم نہیں وہ اس "ن" کی آواز کو کس طرح "م" میں بدلتے ہیں۔ بظاہر یہ نہایت ناقص ضبط ہے اور قاری کو صحیح تلفظ میں کوئی مدد نہیں دیتا۔[۱۰۲] عرب اور افریقی ممالک کے مصاحف میں بصورت تنوین اس اقلاب کو ظاہر کرنے کے لئے تنوین کی صرف ایک حرکت لکھ کر ساتھ چھوٹی سی "م" لکھ دی جاتی ہے (ـَـمۡ ـِـمۡ ـُـمۡ)۔ تجویدی قرآن میں یہ چھوٹی "م" پوری تنوین اخفاء کے ساتھ لکھی گئی ہے (ـًـمۡ ـٍـمۡ ـٌـمۡ)۔ یہ طریقہ مصری مصحف سے ہی ماخوذ ہے مگر ذرا ترمیم کے ساتھ 'جو کاتبِ مصحف کے لئے مشکل پیدا کرنے والی ہے مگر قاری کے لئے نہایت مفید ہے۔

☆ عرب اور افریقی ممالک میں حرف منون کے بعد حرف مدغم فیہ (بادغامِ تام) ہونے کی صورت میں تنوین اخفاء لکھ کر حرف مدغم فیہ پر علامت تشدید ڈالتے ہیں۔ اور ادغام ناقص کی صورت میں تنوین اخفاء کے بعد اگلے مدغم حرف کو علامت تشدید سے خالی رکھا جاتا ہے۔ اور اس معاملے میں حرف مدغم فیہ کے "و" یا "ی" ہونے کا بھی لحاظ نہیں رکھا جاتا' مثلاً غفوراً رحیماً اور رَحیمٌ وَدُودٌ لکھتے ہیں حالانکہ مؤخرالذکر کلمہ میں ادغام مع الغنہ ہے۔[۱۰۳] یہ طریقہ عرب اور افریقی ممالک کے علاوہ ترکی اور ایران کے مصاحف کی کتابت میں بھی رائج ہے۔ البتہ برصغیر اور چین میں ادغام ناقص کی صورت میں حرف مدغم فیہ پر علامت تشدید ضرور ڈالی جاتی ہے۔ "تجویدی قرآن مجید" میں ادغام تام کی صورت میں تنوین اخفاء لکھ کر اس کے دوسرے حصے پر باریک سی علامت تنسیخ ڈالی گئی ہے۔ (ـًـ، ـٍـ، ـٌـ) اور ادغام ناقص کی صورت میں تنوین اخفاء کے ساتھ ایک مخصوص علامت سکون (جو غنہ کی علامت ہے) ڈالی گئی ہے (ـًـ، ـٍـ، ـٌـ) اور ہر دو ادغام کے لئے حرفِ مدغم فیہ پر علامت تشدید ڈالی گئی ہے۔

☆ تنوین کے نون ملفوظی اور مابعد کے مشدد یا ساکن حرف کے اتصال کی علامت کے طور پر مشرقی ممالک (خصوصاً ترکی' ایران' برصغیر اور چین) میں حرف منون کے بعد یا تنوین کے نیچے ایک چھوٹا سا "ن" لکھتے ہیں جو اکثر مکسور ہی ہوتا ہے۔ ہمارے ہاں (برصغیر میں) اس نون کو "نون قطنی" بھی کہتے ہیں۔ "تجویدی قرآن" میں یہ نون تنوین کی

دوسری حرکت کے بدل کے طور پر ایک سرے پر لکھا گیا ہے (سـًف، سِنٍ، مـٌّ)۔ یہ عجیب بات ہے کی عرب اور افریقی ممالک کے مصاحف میں اس مقصد کے لئے کوئی علامت استعمال نہیں کی جاتی۔ حالانکہ اصول تجوید میں اس نون اتصال (یا نون قطنی) کے طریق اداء سے بحث کی جاتی ہے۔ [۱۰۴] شاید اہل زبان خودبخود ایسے موقع پر نونِ اتصال کا تلفظ پیدا کرلیتے ہوں۔ مگر اہل مشرق کے لئے اس علامت کے بغیر اسے صحیح پڑھنا ناممکن ہے۔

۴۲۔ **حرکاتِ طویلہ** : یعنی الف ما قبل مفتوح یا "و" ما قبل مضموم یا "ی" ما قبل مکسور۔ جسے دوسرے لفظوں میں مد طبیعی یا مد اصلی بھی کہتے ہیں۔ رسم عثمانی میں ان حرکات کے متعدد اور متنوع مظاہر پائے جاتے ہیں اور ان کی خلافِ قیاس اور متباین کتابت نے علم الضبط کے لئے بھی کئی مسائل پیدا کردیئے ہیں۔ مد کی صورت میں یہ حروفِ مد (ا، و، ی) ہمیشہ ساکن ہی ہوتے ہیں اور اُس وقت یہ حرفِ صامت کا نہیں بلکہ حرفِ صائت کا کام دیتے ہیں۔ ان حروف کے بعد ہمزہ یا حرف ساکن کے آنے سے مد کی زیادہ کھینچے جانے والی صورتیں یعنی مد فرعی اور اس کی اقسام پیدا ہوتی ہیں۔ اس صورت میں مقدارِ مد کی بناپر حرف مد کے اوپر علامتِ مد (~) لکھی جاتی ہے۔ یہ علامت بھی الخلیل کی ایجاد ہے۔ افریقی ملکوں میں اور بعض دفعہ خط بہار کے مصاحف میں یہ علامت اس صورت میں لکھی جاتی ہے (ـــہ) یا (ـــر)۔

☆ کتب تجوید میں مد کے طول اور قصر کی بناپر اس کی کئی اقسام مذکور ہوتی ہیں۔ تاہم عموماً تمام ملکوں میں ہر قسم کی مد کیلئے علامت ایک ہی استعمال ہوتی ہے۔ غالباً صرف برصغیر میں ہی مدِ متصل (~) اور مدِ منفصل (~) کی دو علامتیں مستعمل ہیں۔ بعض ایرانی نسخوں میں بھی مد کی یہ دو علامتیں یعنی چھوٹی مد (~) اور بڑی مد (~) دیکھی گئی ہیں۔

☆ الف تو ہمیشہ ما قبل مفتوح ہوتا ہے اور ممدود ہوتا ہے مگر "و" اور "ی" اگر ما قبل مفتوح ہوں تو اسے لین کہتے ہیں اور اس سے صرف خاص شرائط کے ساتھ مد پیدا ہوتی ہے جسے کتب تجوید میں مدّ اللّین کہتے ہیں۔ لیکن اس کے لئے کوئی علامتِ ضبط مقرر نہیں ہے۔ "و" اور "ی" لینہ ہوں تو ان پر علامت سکون ڈالنے کا رواج ہر جگہ ہے۔ مگر "و" یا "ی" مدہ پر علامت سکون ڈالنے کا رواج نہ افریقی ملکوں میں ہے نہ بلادِ عرب میں، بلکہ

ترکی' ایران اور چین تک یہی طریقہ رائج ہے۔ البتہ صرف برصغیر میں واوِ مدہ اور یائے مدہ پر بھی علامت سکون ڈالتے ہیں۔ مثلاً یُورَثُ اور مِیزَانُ کو یُوْرَثُ اور مِیْزَانُ لکھیں گے۔

☆ نحوی نقطۂ نظر سے' اور الف ماقبل مفتوح پر قیاس کرتے ہوئے شاید برصغیر کا یہ تعامل درست نہ سمجھا جائے لیکن غالباً صوتیاتی اصولوں کے مطابق یہ زیادہ بہتر ہے۔ مثلاً اول تو عرب ممالک کے رائج طریقہ میں اولئک' أُولُو العزم اور أُولی الامر وغیرہ الفاظ میں پڑھنے والے کو التباس پیدا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جن ملکوں یا علاقوں میں حرف مد ("و" یا "ی") پر علامت سکون ڈالنے کا رواج نہیں ہے وہاں قاری کو غلطی سے بچانے کے لئے مذکورہ قسم کے کلمات میں حرف مد پر حرف زائد کی علامت لکھتے ہیں مثلاً اولئک۔ [105] بعض جگہ حرف کے نیچے باریک قلم سے لفظ "قصر" (اولئک) لکھ دیتے ہیں [106] اور بعض جگہ حرف کے نیچے لفظ "بلا اشباع" لکھتے ہیں [107] جب کہ ایران' مصر اور ترکی سے مطبوعہ ایسے مصاحف بھی ملتے ہیں جن میں اس التباس کے دور کرنے کے لئے کوئی علامت وغیرہ نہیں دی گئی۔ [108]

☆ دوسرے یہ کہ جب حرف مد کے بعد حرف ساکن آرہا ہو جس میں حرف ممدود کو آگے ملایا جاتا ہے تو اس صورت میں برصغیر میں حرف مد پر علامت سکون نہیں ڈالتے جس سے قاری کو پتہ چل جاتا ہے کہ مد بلکہ حرفِ مد کا تلفظ ہی ختم ہو گیا۔ لیکن عرب ممالک کے ضبط کے مطابق قاری پہلے تو بادیٔ النظر میں ایسے حرفِ مد کو بصورت مد پڑھے گا' پھر اسے پتہ چلے گا کہ اسے تو آگے ملانا ہے۔ مثلاً لفظ "أُوْتُوْا" برصغیر سے باہر "أُوتُوا" لکھا جاتا ہے۔ اس کے بعد مثلاً "العلم" لکھا جائے تو یہ ہمارے ہاں "أُوْتُوا الْعِلْمَ" لکھا جائے گا' مگر دوسرے ملکوں میں یہ "أُوتُوا العِلمَ" لکھا جاتا ہے۔ یہاں "تُ" کو "ل" میں ملانے کا پتہ قاری کو "تُو" یعنی "تُوْ" پڑھ چکنے کے بعد چلتا ہے۔ مگر برصغیر کا قاری تُ اور "ل" کے درمیانی حروف کو علامات سے خالی دیکھ کر سمجھ جاتا ہے کہ ان کا تلفظ ہی نہیں ہو گا۔ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ جب هُوَ اور هِيَ میں "و" یا "ی" پر علامت حرکت لگ سکتی ہے تو هُوْ یا هِيْ میں علامت سکون کیوں نہ لگے؟

۴۳۔ مد کے ہی مسائل میں محذوف (مگر ملفوظ) حرف مد کے ضبط کا مسئلہ آتا ہے۔ عموماً تو یہ محذوف "الف" ہوتا ہے مثلاً "رحمن" میں "م" اور "ن" کے درمیان الف محذوف ہے اور قرآن کریم میں اس کی بیسیوں مثالیں ملتی ہیں۔ کبھی کبھار یہ محذوف "و" یا "ی" بھی ہوتی ہے مثلاً "داود" میں ایک "و" اور "اُمِیّنَ" میں ایک "ی" محذوف ہے۔ قلمی دور میں یہ محذوف (ا' و' ی) سرخ سیاہی سے باریک قلم کے ساتھ لکھ دی جاتی تھی اور اسے ما قبل کی حرکت کے مطابق پڑھ لیا جاتا تھا۔ دور طباعت میں عرب اور افریقی ممالک میں یہ محذوف (ا' و' ی) باریک قلم کے ساتھ (متن کی ہی سیاہی سے) لکھ دیئے جاتے ہیں اور ما قبل کی حرکت (فتحہ' ضمہ یا کسرہ) بھی لکھتے ہیں مثلاً الرحمٰن' داوٗد اور اُمِیّٖنَ لکھیں گے۔ مگر برصغیر میں "ـَا" کی جگہ "ـٰ"' "ـُو" کی جگہ "ـٗ" اور "ی" کی جگہ "ـٖ" لکھا جاتا ہے اور اس طرح یہ لفظ الرحمٰن' داوٗد اور اُمِیّٖنَ لکھے جاتے ہیں۔ عرب ممالک کے مصاحف میں سے صرف مصحف الحلبی میں ان مشرقی علامات کو اختیار کیا گیا ہے۔ (۱۰۹) ترکی اور ایران میں کھڑی زبر "ـٰ" اور کھڑی زیر "ـٖ" کا استعمال کہیں کہیں ملتا ہے مگر ضمہ معکوس یا الٹی پیش "ـٗ" کا استعمال ان ملکوں میں مفقود ہے۔

☆ عرب اور افریقی ملکوں میں کھڑی زبر "ـٰ" محذوف الف مدہ کے لئے استعمال ہوتی چلی آئی ہے اور وہ بھی ما قبل پر فتحہ لگا کر مگر کھڑی زیر "ـٖ" اور اُلٹا پیش "ـٗ" ان ملکوں میں کبھی رائج نہیں ہوا' ماسوائے مصر کے مصحف حلبی کے۔ اس کے برعکس ترکی اور ایران میں الف مدہ سے قبل حرف ممدود کے اوپر کھڑی زبر "ـٰ" اور یائے مدہ سے ما قبل حرف ممدود کے نیچے کھڑی زیر "ـٖ" لکھتے ہیں اور دونوں صورتوں میں حرف ممدود کو حرکت (ـَ یا ـِ) سے اور حرفِ مد (علت) کو علامت سکون سے خالی رکھا جاتا ہے (مثلاً فٰا' فٖی)۔ ضمہ معکوس یا الٹے پیش کا وہاں بھی رواج ہی نہیں ہے۔

☆ اسی مد کے ضمن میں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ ضمیر واحد مذکر غائب مجرور یا منصوب کی "ہ" (جسے اصطلاحاً ھائے کنایہ بھی کہتے ہیں) کبھی ھُوْ (ہٗ) اور کبھی ھِیْ (ہٖ) کے تلفظ سے بھی پڑھی جاتی ہے۔ ایسی صورتوں میں عرب اور افریقی ممالک میں "ہ" کے نیچے یا اوپر مطلق کسرہ (ـِ) یا ضمہ (ـُ) لکھ کر ساتھ ایک باریک سی "ے" یا "و" لکھ دیتے

ہیں(رسولِہٖ رسولُہٗ)۔

برصغیر میں ایسے موقع پر "ہ" کے نیچے کھڑی زیر " ٖ " یا اس کے اوپر الٹی پیش (ٗ) لکھتے ہیں(رسولہٖ یا رسولہٗ)۔

☆ عجیب بات ہے کہ ایران میں اس قسم کی ضمیر کے لئے نہ تو کھڑی زیر (ٖ) کا رواج ہے نہ الٹی پیش (ٗ) کا۔ وہاں "ہ" پر صرف کسرہ یا ضمہ لکھ دیتے ہیں (مثلاً رسولِہِ رسولُہُ)۔ نہ تو وہ عرب ممالک کی طرح اس کے ساتھ چھوٹی "ے" یا "و" لکھتے ہیں اور نہ ہی برصغیر کی طرح کھڑی زیر (ٖ) یا ضمہ مقلوبہ (ٗ) کو استعمال کرتے ہیں۔ چین میں بھی دورِ طباعت کے نمونوں میں تو یہی ایران والا طریقہ نظر آتا ہے۔ [قلمی دور کے چینی مصاحف میں اس موقع پر ھائے مکسورہ کے نیچے دو سرخ نقطے (..) اور ھائے مضمومہ کے بعد سرخ "و" لکھتے تھے۔ مثلاً رسولِہٖ اور رسولُہٗ و] ترکی میں اس قسم کے ضبط کے لئے کھڑی زیر (ٖ) کا رواج تو ہے مگر پیش کی صورت میں ضمہ مقلوبہ کا رواج قطعاً نہیں۔ مثلاً ترکی مصاحف میں یہ الفاظ آپ کو یوں لکھے ملیں گے (رسولِہٖ رسولُہُ)۔ [۱۱۰]

☆ قراءت کے نقطۂ نظر سے ان ملکوں (یعنی ترکی' ایران اور چین) کا یہ طریق ضبط بہت ناقص ہے کیونکہ اس میں قاری کو مد پر متنبہ کرنے والی کوئی علامت نہیں ہوتی۔ عرب ممالک اور برصغیر کے مصاحف میں علامت مد ضرور ہوتی ہے اگرچہ اس کے ظاہر کرنے کا طریقہ مختلف ہے۔ برصغیر کے طریقے کی مزید خوبی یہ ہے کہ اس میں دو دو علامات (ِ ے یا ُ و) کی بجائے صرف ایک ایک علامت (ٖ یا ٗ) سے کام لیا جاتا ہے جو کتابت میں وقت کی بچت کا باعث بنتا ہے۔ (جاری ہے)

حواشی

۱۰۱۔ المقنع ص ۱۲۷' المحکم ص ۶۸

۱۰۲۔ ایرانی اور خصوصاً ترکی مصاحف میں تنوین کی طرح عام نون ساکنہ کے بعد بھی "ب" کی وجہ سے اقلاب بمیم کے لئے کوئی علامت استعمال نہیں ہوتی ہے مثلاً وہ من بعدہ اور "امداً بعیدا" ہی لکھتے ہیں۔ اور یہ ان مصاحف کے ضبط کا عیب ہے۔

۱۰۳۔ یہ طریقہ عرب اور افریقی ممالک کے مصاحف کے علاوہ ترکی اور ایران میں بھی رائج ہے۔ قاعدہ

(باقی صفحہ ۹۵ پر)